129865-کیا میت کے ساتھ دفن کرنے سے دوسری میت پر اثر پڑتا ہے ؟

سوال

کیا کسی میت کے پہلو میں دفن ہونے سے اثر پڑتا ہے، مثال کے طور پر کوئی شخص وصیت کرے کہ اسے فلاں کے پہلو میں دفن کیا جائے اور فلاں کے پہلو میں دفن مت کیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر تو سائل کا کا مقصد یہ ہے کہ کسی ایک قبر میں دو مسلمان ایک دوسرے کے پہلو میں دفن کیے جائیں، تو ایسا کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ ہر مسلمان شخص کو علیحدہ قبر میں دفن کرنا واجب ہے، لیکن ضرورت کی بنا پر ایک سے زائد کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جا سکتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور ایک ہی قبر میں بغیر کسی ضرورت کے دو میتوں کو دفن نہیں کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں : المغنی (2/222).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بالاتفاق مشروع ہے کہ ایک قبر میں دو مسلمان دفن نہیں کیے جائینگے، بلکہ ہر ایک کے لیے علیحدہ قبر کھودی جائیگی" انتہی

دیکھیں : فتاوی نور علی الدرب (1/337).

رہا یہ مسئلہ کہ آیا کوئی میت کسی دوسرے کے پہلو میں دفن ہونے کی صورت میں متاثر ہوتی ہے یا نہیں، دوسرے لفظوں میں آیا اگر پہلو میں دفن میت کو عذاب قبر ہو رہا ہے یا پھر اہل نعمت والا ہونے کی وجہ سے سعادت حاصل کر رہا ہے تو آیا ساتھ والے کو بھی اس کا اثر ہوگا یا نہیں ؟

ہمارے علم کے مطابق تو سنت نبویہ
میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ مسئلہ نص شرعی کا محتاج ہے اور
توقیف کا محتاج ہے؛کہ اگر پہلو میں دفن میت کو عذاب ہو رہا ہے تو اسے بھی اذیت
ہوتی ہے، ہمارے علم کے مطابق تو سنت نبویہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں، اگرچہ بعض
علماء رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں کہ :

اگر ساتھ والی میت کو عذاب ہو رہا ہو
تو پہلو میں دفن میت کو بھی اذیت ہوتی ہے، اور بعض اوقات اس کے پاس کوئی برا فعل
کرنے کی بنا پر بھی اسے اذیت ہوتی ہے، لیکن مجھے تو سنت نبویہ میں اس کی کوئی دلیل
نہیں ملی جو اس کی تائید کرتی ہو"

واللہ تعالی اعلم" انتہی

دیکھیں : فتاوی نور علی الدرب (1/
337).

اور ابو نعیم کی درج ذیل حدیث جو کہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا :

" اپنے فوت شدگان کو نیک و صالح
لوگوں کے درمیان دفن کیا کرو، کیونکہ جس طرح برے پڑوسی کی وجہ سے زندہ شخص اذیت
محسوس کرتا ہے اسی طرح میت کے پہلے میں برے شخص کی بنا پر میت کو بھی اذیت ہوتی ہے
"

الحلیۃ (354/6).

یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے،
دیکھیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی حدیث نمبر (563).

اور ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ حدیث باطل ہے، رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی کلام میں اس کی کوئی اصل نہیں ملتی" انتہی

دیکھیں: کتاب المجروحین (291/1).

علماء کرام کی ایک جماعت نے صالح اور
نیک لوگوں کے پہلو میں میت دفن کرنا مستحب قرار دیا ہے، لیکن اس پر سنت نبویہ سے
کوئی صریح دلیل ذکر نہیں کی، بلکہ یہ صرف بعض احادیث سے استنباط کرتے ہوئے کہا ہے،
اسی طرح بعض علماء نے اس کا استنباط درج ذیل حدیث سے بھی کیا ہے:

"جب موسی علیہ السلام کی موت کا وقت
آیا تو انہوں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ وہ انہیں ارض مقدس کے اتنا قریب کر
دے جتنی مسافت تک پتھر پھینکا جا سکتا ہو" متفق علیہ.

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر
باب باندھتے ہوئے کہا ہے:

"ارض مقدس وغیرہ میں دفن ہونا پسند
کرنے والے شخص کے متعلق باب" انتہی

ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"موسی علیہ السلام کا اپنے رب سے
ارض مقدس کے قریب کرنے کے متعلق سوال کرنے کا معنی یہ ہے کہ (باقی علم تو اللہ کے
پاس ہی ہے واللہ اعلم) کیونکہ ارض مقدس میں دفن ہونے کی فضیلت ہے کیونکہ وہاں
انبیاء اور صالحین دفن ہیں، اس لیے فوتگی میں ان کا پڑوس اختیار کرنا مستحب ہو،
بالکل اسی طرح جس طرح زندگی میں ان لوگوں کا پڑوس اور قرب اختیار کرنا مستحب ہے،
اور اس لیے بھی کہ فاضل قسم کے لوگ جگہ بھی افضل ہی اختیار کرتے ہیں، اور وہ افضل
اور بہتر لوگوں کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں" انتہی

دیکھیں: شرح ابن بطال (359/5).

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس میں افضل جگہ اور اچھے ومبارک
مقام پر دفن ہونے اور صالحین کے مدفن کے قرب کا استحباب پایا جاتا ہے" انتہی

دیکھیں : شرح مسلم (128/15).

اور یہ مخفی نہیں کہ یہ حدیث اس مسئلہ
میں صریح نہیں ہے، اور اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے ارض مقدس میں
دفن ہونے کا استحباب اخذ کیا ہے، اور اس سے یہ استنباط نہیں کیا کہ نیک وصالح
افراد کے ساتھ دفن ہونا مستحب ہے.

اور پھر کئی ایک سلف اور اہل علم سے
نیک وصالح افراد کے ساتھ دفن کرنے کی وصیت وارد ہے.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما نے
وصیت کی تھی کہ انہیں عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر کے قریب دفن کیا
جائے.

دیکھیں : الثقات لابن حبان (208/3
).

اور امام بخاری رحمہ اللہ کے ساتھی
غالب بن جبریل رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ انہیں امام بخاری رحمہ اللہ کے پہلو میں
دفن کیا جائے.

دیکھیں : المتفق والمفترق (201/3
).

اور حافظ ابو بکر الخطیب رحمہ اللہ
نے وصیت کی تھی کہ انہیں بشر بن الحارث کے پہلو میں دفن کیا جائے.

دیکھیں : تاریخ دمشق (34/5).

چنانچہ جو شخص ان علماء کی اقتدا
کرتے ہوئے کسی نکی وصالح شخص کے پہلو میں دفن ہونے کی وصیت کرتا ہے تو اس کا انکار

نہیں کیا جاسکتا اگرچہ ہمیں یقین ہے کہ اسے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ
سنت نبویہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا.

لیکن اتنا ہے کہ جس کا انکار کرنا
اور لوگوں کو اس سے روکنا ضروری ہے وہ یہ کہ : کوئی یہ وصیت مت کرے کہ اسے فلاں جگہ
یا فلاں کے پہلو میں دفن کرے تا کہ وہ اس میت کی برکت حاصل کر سکے، اور وہ میت اسے
فائدہ دے گی یا پھر اللہ کے ہاں اس کی سفارش کریگی.

یہ سب کچھ غلط ہے اور اس کی کوئی
دلیل نہیں، اور یہ اعتقاد رکھنا صحیح نہیں، بلکہ ایسا کرنا لوگوں کے لیے برے عمل کا
باعث بن سکتا ہے، کیونکہ وہ کسی کی سفارش کا بھروسہ کرنا شروع کر دینگے.

مسلمان پر واجب اور ضروری یہ ہے کہ
وہ موت کی تیاری کرے، اور اچھے و نیک و صالح اعمال کرے جو قبر میں اس کے لیے انس کا
باعث ہونگے.

امام بخاری اور مسلم نے انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں،
ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے : اس کے پیچھے اس کے اہل و
عیال اور اس کا مال اور اس کا عمل جاتا ہے، اور اس کا اہل و عیال اور مال واپس آ
جاتا ہے، اور اس کے ساتھ اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6514) صحیح
مسلم حدیث نمبر (2960).

اور سلمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے
ہیں :

"یقینا زمین کسی کی بھی تقدیس نہیں
کرتی، بلکہ انسان کو اس کا عمل مقدس بناتا ہے"

اسے اما مالک نے موطا امام مالک حدیث
نمبر(1500) میں روایت کیا ہے.

چنانچہ آدمی کے عمل برے ہوں تو اسے
اچھا پڑوس کوئی فائدہ نہیں دیتا، اوراسی طرح اگراس کے عمل اچھے ہوں تو اسے برا پڑوس
بھی کوئی نقصان دیتا.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ
ہمارا خاتمہ اچھا کرے.

واللہ اعلم.